میثم قادری

عید میلاد کا ثبوت
آیات قرآن عظیم سے

مصنف

حضرت علامہ الشاہ مفتی ابو طاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمۃ
دانا پوری ثم پیلی بھیتی

ترتیب
محمد عبد الرشید قادری پیلی بھیتی

شائع کردہ مؤسسۂ مرأۃ الدعوۃ الاسلامیہ پیلی بھیت شریف یوپی

اشاعت بسلسلہ جشن صد سالہ
حضرت مولانا وصی احمد صاحب محدث سورتی ثم پیلی بھیتی علیہ الرحمۃ والرضوان
۱۳۳۴ھ----تا----۱۴۳۴ھ

عید میلاد کا ثبوت
آیات قرآن عظیم سے

مصنف :

ضیغم اسلام وسنیت قاطع کفر و بدعت، اطیب العلماء حضرت علامہ الشاہ مفتی ابوطاہر
محمد طیب صاحب علیہ الرحمۃ صدیقی قادری برکاتی نوری
داناپوری ثم پیلی بھیتی مفتی شہر جاورہ رتلام

ترتیب، تسہیل، تصحیح
محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی
موبائل 09719703910

شائع کردہ - **موسسہ مرأۃ الدعوۃ الاسلامیہ**، گلڑیا سکولہ، پیلی بھت شریف

خراج عقیدت

بحضور ضیغم اسلام وسنیت محافظ مسلک اعلیٰ حضرت
اطیب العلماء حضرت علامہ **مفتی ابوطاہر محمد طیب** صاحب
صدیقی علیہ الرحمۃ داناپوری ثم پیلی بھیتی

آپ تھے وہ اک نشان زندگی طیب مرے
ذات میں تھی کس قدر سنجیدگی طیب مرے

مسلک احمد رضا پر جان و دل سے تھے فدا
سنیت تم پر فدا یوں بھی ہوئی طیب مرے

مر کے بھی زندہ ہیں وہ قرب مقام خاص میں
عالم و فاضل فقیہ مفتی ولی طیب مرے

دید کرنے آپ کی آتے تھے ارباب قلم
آپ کے اندر تھی ایسی دلکشی طیب مرے

عالمان دین حق کی ہر مبارک بزم میں
تھی مسلم برتری جو آپکی طیب مرے

اعلیٰ حضرت کے مشن کو عام کرتے ہی رہے
شخصیت دنیا میں چھائی آپ کی طیب مرے

آپ محبوب نظر تھے مفتیٔ اعظم کے وہ
جس نے دی تم کو خلافت شان کی طیب مرے

مفتی اجمل کے وہ تلمیذ خصوصی آپ تھے
تم سے پیلی بھیت کی رونق بڑھی طیب مرے

جاورہ کی سرزمیں پر آپ کا گنبد بنا
فیض کا دریا بہاتے ہر گھڑی طیب مرے

اک نشان راہ منزل مولوی محمود تھے
چل بسی وہ بھی نشانی آپ کی طیب مرے

آپ کی خدمات قلمی عام کرنے کو چلے
حضرتِ عبد الرشید القادری طیب مرے

ذمہ داری ہے سبھی کی ساتھ انکا دیجئے
ہونگے پھر خوش تو بہت ہی واقعی طیب مرے

آپ کا اختر رضا ہے دید کا خواہاں بہت
خواب میں ہو آپ کی جلوہ گری طیب مرے

نتیجہ فکر: مولانا محمد اختر رضا قادری بہیڑوی استاذ جامعہ نوریہ، بریلی شریف

سلسلۂ مطبوعات نمبر ۶۷

قانونی چارہ جوئی صرف پیلی بھیت کے کورٹ میں ہی ہو سکے گی۔

نام کتاب	عید میلاد کا ثبوت آیات قرآن عظیم سے
نام مصنف	حضرت علامہ مفتی ابو طاہر محمد طیب صاحب صدیقی علیہ الرحمۃ
ترتیب و تصحیح	محمد عبد الرشید قادری پیلی بھیتی
تعداد اشاعت	دو ہزار (۲۰۰۰)
شائع کردہ	موسسہ مرأۃ الدعوۃ الاسلامیہ، گلڑیا سکولہ، پیلی بھت شریف

برائے ایصال ثواب

☆

مفتی اعظم راجستھان حضرت علامہ الشاہ
مفتی اشفاق حسین صاحب نعیمی علیہ الرحمۃ

☆

شاعر اسلام جناب سجاد حسین صاحب نظامی علیہ الرحمۃ

☆

منجانب: قمر النساء سلمہا، بانس واڑا، راجستھان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مرتب

قارئین کرام! فقیر قادری جس طرح ۱۹۹۱ء سے مفتی جاورہ حضرت علامہ مفتی ابو طاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمۃ دانا پوری ثم پیلی بھیتی کے قلمی و علمی سرمائے کی تلاش و جستجو میں لگا ہوا ہے۔ اسی طرح اس کو مناسب تلخیص و تسہیل اور مقتضائے وقت کے تحت مختلف مراحل سے گزار کر اس کی نشر و اشاعت میں بھی مصروف ہے۔ حالانکہ یہ نہایت ہی مشکل اور دشوار کن کام ہے۔ بالخصوص ایسی شکل میں کسی کی بھی کوئی توجہ نہیں۔ حتّٰی کہ بعض مریدین کو جب ہم نے اس طرف متوجہ کیا اور اس اہم خدمت کی دعوت دی تو انہوں نے ایسی بے توجہی کا مظاہرہ کیا کہ جس کی ہم ان سے توقع بھی نہیں کر سکتے تھے۔ مگر پھر بھی ہماری محنت رائیگاں نہیں گئی بلکہ بفضلہٖ تعالیٰ، خاصی حد تک کامیابی ملی اور مخلص احباب نے ہر موڑ پر ہمارا ساتھ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ دیگر کئی موضوعات پر کام ہونے کے باوجود مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے سترہ رسائل اور کئی وہینڈ بل شائع کئے جا چکے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

زیر نظر رسالہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ جس کا حاصل شدہ کچھ حصہ ماضی قریب میں بعنوان ''عید میلاد کا ثبوت آیات قرآن عظیم سے'' کئی مرتبہ ادارہ موسسہ مرأۃ الدعوۃ الاسلامیہ، گلڑیا سکولہ، پیلی بھت شریف کی جانب سے شائع کیا جا چکا ہے۔ مگر یہ مکمل رسالہ 1352 اور 1933 میں اخبار الفقیہ امرتسر پنجاب کے میلاد نمبر میں شائع ہو چکا تھا۔ لیکن الفقیہ کی یہ کاپی تا حال ہمیں حاصل نہ ہو سکی۔ مگر حال ہی میں الفقیہ کے اسی شمارہ سے اس رسالہ کو اٹھا کر جناب مثیم عباس رضوی نے کراچی پاکستان سے اپنی مرتبہ کتاب میلاد مصطفیٰ ﷺ میں شامل کر کے شائع کیا۔ تو اس کی کاپی موصوف سے ہمیں حاصل ہوئی۔ جسے ہم ہدیۂ ناظرین کر رہے ہیں۔ یوں تو ادھر ہزار آٹھ سو سال میں اس موضوع پر بڑی بڑی جامع اور مدلل کتب لکھی جا چکی ہیں مگر زیر نظر رسالہ بھی بڑا اہم اور بعض انفرادی خصوصیات اور خوبیوں کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

تا کہ تاریخ ولادت کو نہ بھولیں نسلیں :: بزم میلاد نبی یوں ہی سجائے رکھئے

فقیر عبد الرشید قادری پیلی بھیتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میلاد شریف کا قرآن پاک سے ثبوت اور منکرین کا عجز وگریز وسکوت

مکرمی ومحترمی جناب مولانا حکیم معراج الدین صاحب مدیر اخبار پُر بہار ''الفقیہ'' حفظہٗ ربہٗ تعالیٰ من شر کل غبی و غوی و سفیہ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ، بحمدہ تعالیٰ بخیریت اور آپ حضراتِ اہل سنت کے لیے طالب خیریت ہوں۔ آپ کے مبارک اخبار مورخہ ۲ صفر مظفر ۱۳۵۲ھ میں یہ مژدۂ ایمان افروز دیکھا کہ ربیع الاول شریف میں ''الفقیہ'' کا میلاد نمبر باذنہٖ تعالیٰ شائع ہوگا اس سے بڑی مسرت وفرحت ہوئی۔ فی الواقع اخبار ''الفقیہ'' ہندوستان کے اہلِ سنت کا واحد اخبار ہے اور اپنے زمانۂ ابتدا سے اب تک اخبار مذکور نے باوجود سنیوں کی سرد مہری کے جو کچھ مذہبِ اہل سنت کی نصرت وحمایت اور بے دینانِ ہند کے اباطیل وکفریات کی اماتت کی ہے وہ سب سنیوں کی طرف سے باعثِ مشکوری اور اللہ ورسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ان شاء اللہ تعالیٰ سببِ ماجوری ہے اللہ عزوجل اپنے حبیب کے صدقہ میں اخبارِ مذکور کو ہمیشہ اسی طرح جاری رکھے اور ہم سب سنّیوں کو اس کے اجرا میں سعی بلیغ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اس وقت ایک مضمون بابت میلاد شریف روانہ کرتا ہوں۔ امید ہے کہ اس مضمون کو تمام وکمال میلاد نمبر میں شائع کر کے شکریہ کا موقع دیں گے۔

(فقیر محمد طیب صدیقی)

برادرانِ اہل سنت السلام علیکم و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہٗ!

اخبار پُر بہار گوہر بار الفقیہ مورخہ ۲ صفر ۱۳۵۲ھ میں بہ ماہ ربیع الاول شریف ''میلاد نمبر'' کی اشاعت کا مژدہ دیکھا اس وقت دیوبندیوں کے حکیم الامۃ وہابیوں کے مجدد الملۃ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی گمراہ کن کتاب ''سیف یمانی بر فرقۂ رضاخانی'' کا دندان شکن ردّ مسمّٰی بنام تاریخی ''ارشاد الاخیار'' (۱۳۴۹ھ) میرے پیشِ نظر ہے اس میں سے صرف اس قدر مضمون جو میلاد شریف کے متعلق ہے لکھ کر ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں۔ سُنّی بھائی دعا فرمائیں کہ بعونہ تعالیٰ مبارک کتاب جلد چھپ کر شائع اور اہلِ سنت کے لیے نافع اور گمراہی و بے دینی کی دافع اور اساسِ وہابیت ودیوبندیت کی قالع وقامع ہو۔ آمین

تنبیہ: کبرائے وہابیہ کی عبارتِ کفریہ لفظ ''ظلام'' سے شروع ہوگی اور اکابر اہلِ سنت نے جو اس کا رد فرمایا اس کا عنوان ''حسام'' ہوگا۔ قال التھانوی کے بعد ''سیف یمانی'' کی عبارت ذکر کی جائے گی اور اقولُ سے اس کا رد ہوگا۔ و باللہ التوفیق۔

ظلام:

رشید احمد گنگوہی نے اپنے ''فتاویٰ گنگوہیہ'' (یعنی فتاویٰ رشیدیہ) حصہ اول مطبوعہ ہندوستان پرنٹنگ ورکس دہلی کے صفحہ ۴۸ پر لکھا:

''عقدِ مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام وتداعی اس میں بھی موجود ہے لہٰذا اس زمانہ میں درست نہیں۔''

اسی ''فتاویٰ گنگوہیہ'' حصہ دوم مطبوعہ قاسمی پریس دیوبند کے صفحہ ۱۳۱ پر لکھا:

''محفلِ میلاد میں جس میں روایاتِ صحیحہ پڑھی جائیں اور لاف

گزاف اور روایاتِ موضوعہ و کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے۔

الجواب: ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے۔"

اسی حصہ دوم کے صفحہ ۹۲ پر لکھا:

"انعقاد مجلسِ میلاد بدونِ قیام بروایاتِ صحیح درست ہے یا نہیں؟

الجواب: انعقاد مجلسِ مولود ہر حال ناجائز ہے۔ تداعی امرِ مندوب کے واسطے منع ہے۔"

اسی "فتاویٰ گنگوہیہ" کے حصہ سوم مطبوعہ افضل المطابع مراد آباد کے صفحہ ۱۴۳ پر لکھا ہے: "جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جائے اور تقسیمِ شیرینی ہو شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں۔"

یہی گنگوہی "براہینِ قاطعہ" مطبوعہ بلالی پریس ساڈھورہ کے صفحہ ۱۴۸ پر لکھتا ہے:- "یہ مجلسِ میلاد ہمارے زمانہ کی بدعت و منکر ہے اور شرعاً کوئی صورتِ جواز اس کی نہیں ہو سکتی۔"

حسام: - پیارے سنی بھائیو! اے محمد رسول اللہ ﷺ کے نامِ اقدس پر فدائیو! تاجدارِ مدینہ ﷺ کے ذکرِ مبارک سے گنگوہی کی عداوت تو دیکھو کس طرح منہ بھر کر مجلسِ میلاد مبارک کو ناجائز و ممنوع و منکر و بدعت کہہ رہا ہے۔ صاف کہا کہ مجلسِ میلاد میں کوئی نامشروع یعنی ناجائز بات نہ ہو وہ بھی جائز نہیں صاف کہا کہ جس مجلسِ میلاد میں صحیح روایتیں پڑھی جائیں اور کسی قسم کا کوئی لاف و گزاف نہ ہو وہ بھی ناجائز ہے۔ صاف کہا کہ جس مجلسِ میلاد میں قیام بھی نہ ہو اور فقط صحیح روایتیں پڑھی جائیں وہ بھی ناجائز ہے۔ صاف کہا کہ جس مجلسِ میلاد میں صرف قرآن عظیم کی

آیاتِ کریمہ پڑھی جائیں وہ بھی ناجائز ہے۔ صاف کہا کہ ہر حال میں مجلسِ میلاد ناجائز ہے۔ صاف کہا کہ کوئی مجلسِ میلاد کسی طرح سے بھی جائز نہیں ہو سکتی۔ صاف کہا کہ مجلسِ میلاد بدعت اور منکر یعنی گناہ ہے۔ اور شرعاً کسی صورت سے بھی جائز نہیں ہو سکتی اور ان گالیوں کا خبیث حیلہ تداعی کو بناتا ہے یعنی مجلسِ میلاد میں مسلمانوں کو دعوت دے کر بلایا جاتا ہے اس لیے مجلسِ مبارک بھی ناجائز ہے اور اس میں شرکت بھی ناجائز۔ دیوبند کے سالانہ جلسہ میں **تداعی جائز**۔ طالب علموں کو پگڑی باندھنے کے جلسے میں لوگوں کو بلانا جائز، مدرسوں کے نام سے بھیک مانگنے کے لیے جلسوں میں لوگوں کو دعوت دینا جائز۔ تھانوی کے وعظ میں شریک ہونے کے لیے اشتہار چھاپ کر ڈھنڈورا پیٹ کر لوگوں کو بلانا جائز مگر محمد رسول اللہ ﷺ کے ذکرِ میلاد سننے کے لیے مسلمانوں کو دعوت دے کر بلانا حرام و ناجائز یعنی عداوت تو سرکارِ دوعالم ﷺ سے ہے یہیں بدعت سوجھتی ہے منکر نظر آتا ہے۔ اپنے لیے منکر معروف بن جاتا ہے۔ حرام حلال ہو جاتا ہے بدعت سنت نظر آنے لگتی ہے۔

ع حال ایمان کا معلوم ہے بس جانے دو

انا للّٰہ و انا الیہ راجعون.

قال التھانوی:

"نفسِ ذکرِ ولادت جو درجۂ اطلاق میں ہے ہمارے نزدیک امرِ مستحسن ہے اور عقد یا انعقاد جس کے مفہوم میں تداعی وغیرہ دیگر اہتمامات و تخصیصات بھی داخل ہیں اور جو درجۂ تقید میں ہے۔ ہمارے نزدیک ممنوع اور نادرست ہے۔"

اقول: تھانوی صاحب! آپ کی اس "نفیس" تحقیق کو دیکھ کر تو واقعی عقلائے زمانہ دنگ ہو جائیں گے کیا مطلق کا وجود بغیر تقیید کے ممکن بھی ہے۔ مطلق جب موجود ہو گا تو مقید ہی کے ضمن میں ہو کر پایا جائے گا۔ نفسِ ذکرِ ولادت کو آپ

مسلمانوں کے ڈر سے مستحسن بتا رہے ہیں اس کی تین ہی صورتیں ہو سکتی ہیں یا اس میں تداعی کی قید ہو یا ترکِ تداعی کی قید ہو یا تداعی اور ترکِ تداعی دونوں سے معرا ہو۔ تیسری صورت تو بوجہ ارتفاعِ نقیضین محال۔ اور پہلی صورت کو آپ حرام کرا چکے اگر دوسری صورت ہو تو مطلق کی تقیید آپ نے بھی کر دی تداعی کی نہ سہی مگر ترکِ تداعی کی قید تو آپ نے بڑھا دی۔ کہئے مطلق کو مقید کیا یا نہیں اور آپ کے دھرم میں مطلق کو مقید کر دینے سے حرام ہو جاتا ہے تو یہ دوسری صورت بھی آپ کے نزدیک حرام ہو گئی اب بولئے آپ کے نزدیک نفسِ ذکرِ ولادت (حرام) ٹھہرا یا نہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ اور وہ مستحسن کہنا فریب اور تقیہ اور مسلمانوں کو دھوکے دینا ہوا یا نہیں۔

(۲) تھانوی صاحب! ہم مجلسِ میلاد شریف کے جواز میں ایک جملہ مختصرہ عرض کریں جو موافقین کے لیے باعث طمانیت اور مخالفین کے لیے باذنہٖ تعالیٰ سببِ ہدایت ہو۔ محفلِ میلاد صرف اس کا نام ہے کہ مسلمانوں کو بُلا کر حضور اقدس ﷺ کے فضائلِ جمیلہ و مراتبِ جلیلہ انہیں سُنائے جائیں اور حضور کی ولادتِ مقدسہ کا ذکر کیا جائے یہ تو حقیقت ہے اس مجلسِ کریم کی۔ اب قرآن کریم سے اس کے جواز کا ثبوت لیجئے۔ فرماتا ہے جل و علا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ. (الآیۃ)

ترجمہ: یعنی ”بیشک ضرور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان فرمایا جبکہ ان میں ایک عظمت والا رسول انہیں میں سے مبعوث فرمایا۔“

اس آیتِ کریمہ نے صاف فرما دیا کہ حضور اقدس ﷺ کی ولادتِ مقدسہ

ایک ایسی نعمتِ جلیلہ ہے جس کا اللہ عزوجل مسلمانوں پر احسان جتاتا ہے اور کیوں نہ ہو آدم و عالم، کرسی و عرشِ اعظم، لوحِ محفوظ و قلم سب حضور ہی کی ولادتِ پاک کا صدقہ اور طفیل ہے۔ حضور کی ولادتِ مبارکہ اگر اللہ تبارک و تعالیٰ کو منظور نہ ہوتی تو کچھ پیدا ہی نہ فرماتا۔ فرمادیا گیا:- لولاک لما خلقت الدنیا۔

یعنی ”اے محبوب اگر تم کو پیدا نہ کرتا تو جہان ہی کو نہ بناتا۔“

اور خدا کی نعمت کا ذکر اور چرچا کرنا اللہ تعالیٰ کو محبوب و مرغوب و مطلوب ہے۔ فرماتا ہے عز و علا:

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ.

یعنی ”اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔“

اور فرماتا ہے تبارک تعالیٰ:

فاذکروا آلاء اللہ لعلکم تفلحون.

یعنی ”اللہ کی نعمتوں کا ذکر کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔“

تو بحمدہٖ تعالیٰ قرآنِ عظیم ہی سے ثابت ہو گیا کہ حضور کی ولادتِ باسعادت کا ذکر اور چرچا کرنا عین مطلوبِ الٰہی ہے۔ و للہ الحمد۔

اب اس کے ساتھ مسلمانوں کے عرف میں بعض امور اور زائد ہوتے ہیں۔ مثلاً چند آدمیوں کا آوازیں ملا کر نعتِ اقدس حضور سید عالم ﷺ پڑھنا۔ تو یہ بھی انہیں آیاتِ مذکورہ سے ثابت ہے۔ جس قدر زائد آدمی مل کر نعت شریف پڑھیں گے اسی قدر زائد دور تک آواز پہنچے گی۔ اسی قدر زائد قرب و جوار کے لوگ اللہ عزوجل کی نعمت یعنی حضور اقدس ﷺ کی ولادت کا بیان اور ذکر سنیں گے اسی قدر زائد اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل ہوگی کہ ”اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو“۔ حدیث شریف سے بھی چند آدمیوں کا آوازیں ملا کر نعتِ اقدس کے شعر پڑھنا اور

حضور اقدس ﷺ کا خوش ہو کر ان کے لیے دعا فرمانا ثابت ہے جس کو استاذِ معظم شیر بیشۂ سنت ناصر الاسلام مولانا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان صاحب قادری رضوی لکھنوی مدظلہم العالی نے اپنے رسالۂ مبارکہ "القلادة الطیبة المرصعه علی نحور الاسئلة السبعه" میں نقل فرمایا ہے۔

(۲) یا عمدہ فرش بچھانا (۳) روشنی (۴) اور گلدستوں (۵) اور مختلف قسم کی جائز آرائشوں، شامیانوں وغیرہ سے مجلسِ کریم کو کو آراستہ کرنا، تو یہ سب امورِ زینت ہیں اور فرماتا ہے عز جلالہٗ:

قل من حرم زینة الله التی اخرج لعباده.

یعنی "اے محبوب تم فرمادو اللہ کی زینت کو حرام کرنے والا کون جو اس نے اپنے بندوں کے واسطے پیدا فرمائی۔"

نیز یہ امورِ فرحت و سرور ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قل بفضل الله و رحمته فبذلک فلیفرحوا هو خیر مما یجمعون.

یعنی "اے محبوب تم فرمادو اللہ کے فضل اور اس کی رحمت ہی پر مسلمانوں کو چاہیے کہ خوشیاں منائیں یہ ان کی دھن دولت سے بہتر ہے۔"

ابھی معلوم ہو چکا کہ حضور اقدس ﷺ کی ولادتِ مقدسہ اللہ عزوجل کی بہت بڑی رحمتِ جلیلہ اور مسلمانوں پر اُس کا فضلِ عظیم ہے تو اس پر یہ خوشیاں منانا حسبِ فرمانِ قرآن پاک جائز و مستحب ہے اور انہیں امورِ فرحت و سرور میں

(۶) خوشبو لگانا (۷) گلاب پاشی کرنا (۸) پھولوں کی نچھاور کرنا بھی داخل اور اسی آیتِ کریمہ سے اس کا جواز و استحسان بھی حاصل (۹) یا شیرینی تقسیم کرنا تو یہ مسلمانوں کے ساتھ برّ و احسان ہے فرماتا ہے جل جلالہٗ: و تعاونوا

علی البر والتقویٰ.

یعنی "نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔"

اور فرماتا ھے جل ذکرہٗ: و احسنو ان الله یحب المحسنین.

یعنی "تم ایک دوسرے کے ساتھ آپس میں احسان کرو بیشک اللہ احسان کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔"

گزشتہ آیتِ زینت میں ھے :-والطیبت من الرزاق.

یعنی "اللہ تعالیٰ نے جو پاک چیزیں اپنے بندوں کے کھانے کے لیے پیدا فرمائیں ان کا حرام کرنے والا کون۔"

(۱۰) یا تداعی کرنا یعنی مسلمانوں کو خدا اور رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر سننے کے لیے بُلانا تو یہ بھی مستحسن اور مطلوبِ قرآن ہے۔ فرماتا ہے جل شانہٗ:

و من احسن قولا ممن دعا الی الله و عمل صالحا و قال اننی من المسلمین.

یعنی "اس سے بڑھ کر کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ بیشک میں مسلمان ہوں۔"

(۱۱) یا منبر بچھانا، (۱۲) قیام کرنا، (۱۳) نام اقدس سُن کر آنکھوں سے لگا کر درود شریف پڑھنا۔ تو ظاہر ہے کہ یہ امور امورِ تعظیم ہیں۔ منبر و قیام میں تو ظاہر اور انگوٹھے چومنا یہ بھی اسی قبیل سے ہے جیسے حجرِ اسود کو بوسہ دینا اور اگر قریب نہ جا سکے تو عصا سے حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے اس عصا ہی کو چوم لینا، یونہی مسلمان چاہتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا نامِ پاک جو اس کے منہ سے نکلا ہے اس کو چومے آنکھوں

سے لگائے مگر ایسا کرنا اس کے لیے ناممکن ہے تو انگوٹھوں ہی کو اپنے لبوں سے لگا کر آنکھوں سے لگا لیتا ہے تو یہ امور امورِ تعظیم و توقیر ہیں۔ اور فرماتا ہے عزوجل:

و من یعظم شعائر الله فانها من تقوی القلوب.

یعنی ”جو شخص اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو بیشک یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے۔“

اور فرماتا ہے تبارک و تعالٰی:

و من یعظم حرمت الله فهو خیر لهٗ عند ربه.

یعنی ”جو شخص اللہ کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم کرے تو یہ اس کے لیے اس کے رب کے یہاں بہتر ہے“ اور فرماتا ہے عزوجل شانه:

و تعزروه و توقروه.

یعنی ”ہمارے رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔“

تعظیمِ نبوی کا حکم عام ہے سوا ان باتوں کے جن کی ممانعت کی تصریح شریعتِ مطہرہ میں آچکی ہے جیسے سجدۂ تعظیمی تعظیم کے باقی تمام طریقے اسی صیغۂ عامہ تعزروہ و توقروہ کے حکم میں داخل اور اسی سے ان کا جواز و استحباب حاصل۔

(۱۴) یا دن مقرر کرنا تو فرماتا ہے جل بُرہانه:

و ذکرهم بایّم الله.

یعنی ”اے موسیٰ تم اپنی امت کو اللہ کے دن یاد دلا دو۔“

دن تو سب اللہ ہی کے ہیں مگر اس آیتِ کریمہ میں ان دنوں کو بالخصوص اپنا دن فرمایا جن میں اللہ عزوجل کی کوئی خاص نشانی ظاہر ہوئی ہو یا اس کی رحمت خاص طریقے پر نازل ہوئی ہو۔ اور حضور اقدس ﷺ اپنے رب قدوس جل جلالهٗ کے نشانِ اعظم ہیں حضور کی ولادتِ مبارکہ اللہ عزوجل کی منت جمیلہ و رحمتِ جلیلہ ہے۔

(۱۵) یا روزِ ولادت باسعادت کو عید میلاد منانا۔ تو فرماتا ہے عزّ سلطانهٗ:

وَ اِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰیَةً مِّنْكَ.

یعنی ”اے محبوب یاد کرو اس وقت کو جب کہا عیسیٰ ابن مریم علیه و علیها الصلوٰة والسلام نے کہ اے اللہ اے ہمارے رب تو ہم پر آسمان سے خوان نازل فرما جو ہمارے اگلوں پچھلوں کے لیے عید اور میری نشانی ہو۔“

جو آسمان سے خوان اترنے کا دن عیسیٰ p کی امت کے اگلوں پچھلوں کے لیے عید ہو گیا تو تمام اگلے پچھلے مسلمانوں کے لیے وہ مقدس دن کیونکر عید نہ ہو گا جس میں خدائے قدوس جل جلالهٗ کا خلیفۂ اعظم و محبوب اکرم جلوہ فرما ہوا جس کے دستِ رحمت میں اس کے رب کریم جل جلالهٗ نے اپنی رحمت کے تمام خوان اور اپنے کرم کے سب خزانے سپرد فرما دیئے ہیں صلی الله تعالٰی علیه و علٰی آله و اصحابه و بارك وسلم۔

(۱۶) یا صلوٰۃ وسلام پڑھنا تو ان کا چاہنے والا تبارك و تعالٰی فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا.

یعنی ”بیشک اللہ اور اس کے تمام فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی ﷺ پر اے ایمان والو تم بھی حضور پر صلوٰۃ وسلام عرض کرو۔“

تھانوی صاحب! دیکھئے مجلسِ میلاد شریف کی ہیئتِ کذائیہ کے تمام اجزا کو بعونه تعالٰی ہم نے قرآن کریم کے نصوصِ کریمہ سے ثابت کر دیا۔ اب سوال

یہ ہے کہ آپ نے ''مکتوبات'' و ''مدخل'' وغیرہ کی جو عبارتیں میلادِ مبارک کو ناجائز و حرام کرانے کے لیے پیش کی ہیں وہ ان نصوصِ قرآنیہ کے مخالف ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں تو الحمد للہ کہ وہ نہ ہم کو کچھ مضر نہ آپ کو کچھ مفید اور اگر آپ ان عبارات کو ان آیاتِ کریمہ کے مخالف جانتے ہیں تو ہمیں ان کے جواب کی کچھ حاجت نہیں۔ جس گنگوہی کی حمایت میں آپ نے ان عبارتوں کو پیش کیا وہ پہلے ہی ان سب اور ان جیسی ہزاروں کا جواب خود ہی دے گیا ہے۔ سنیئے ''براہینِ قاطعہ'' صفحہ ۱۶۵ پر لکھا ہے:

''اگر کروڑوں علماء بھی فتویٰ دیویں بمقابلہ نص کے ہرگز قابلِ اعتبار کے نہیں اگر کچھ بھی علم و عقل ہو تو ظاہر ہے پس

قول سبط ابن الجوزی / علامہ ابن الحاج کا — کا کہ — یحضرہ عند فی المولد اعیان العلماء والصوفیة / فھو بدعة بنفس نیة فقط لان ذلک زیادة فی الدین

بمقابلہ نص کے ہرگز ملتفت نہیں۔'' (براہین قاطعہ صفحہ ۱۶۹ مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی)

اسی صفحہ پر آگے چل کر لکھتا ہے:

''جو ایک دو عالم موافق نصوصِ شرعیہ کے فرمادے اور اس کی تمام دنیا مخالف ہو کر کوئی بات خلافِ نصوص اختیار کرے تو وہ ایک دو ہی عالم مظفر و منصور اور عند اللہ مقبول ہوویں گے۔''

(براہینِ قاطعہ صفحہ ۱۶۹ مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی)

پھر لکھتا ہے:

''طائفہ قلیلہ اگرچہ رجلِ واحد بھی ہو وہ علی الحق اور اس کے

مخالف تمام دنیا بھی ہو تو مردود ہے اور یہاں خود مُبرہَن ہولیا کہ یہ مجلسِ مروج (میلاد شریف)

ادلۂ اربعہ شرعیہ کے خلاف / احکامِ خدا اور رسول کے مطابق — ہے اور — ادلۂ اربعہ / آیاتِ کریمہ — سے — بدعت / جائز و مستحسن

ہونا اس کا ثابت ہے۔ فما ذا بعد الحق الا الضلال''

دیکھئے تھانوی صاحب! آپ کا گنگوہی خود ہی آپ کی پیش کردہ عبارت کو بَتی دکھا گیا۔ جب گنگوہی مخالفتِ نصوص کے بہانہ سے علامہ سبط ابن الجوزی و ملا علی قاری و علامہ ابوالخیر سخاوی وغیرہم s کو مخالفِ حق اور گمراہ کہہ گیا تو میلاد شریف کو جائز کہنے والوں کے لیے آپ کی پیش کردہ عبارتوں کو اگر آپ انہیں ان نصوصِ قرآنیہ کا مخالف قرار دیں تسلیم نہ کرنے میں کون سا عذر ہو سکتا ہے۔ و للہ الحجة السامیة۔

۳- تھانوی صاحب! افسوس کہ حضرت مجدد الف ثانی a کی عبارت میں آپ نے خیانت کی ہے ان کی پوری عبارت یہ ہے:

''در بابِ مولود خوانی اندراج یافته بود در نفسِ قرآن خواندن بصوتِ حَسَن و در قصائد نعت و منقبت خواندن چه مضائقه است ممنوع تحریف و تغییرِ حروفِ قرآن ست و التزامِ رعایتِ مقاماتِ نغمه و تردیدِ صوت بآن طریقِ الحان باتصفیق مناسب آں که در شعر نیز غیر مباح ست اگر به نهجے خوانند که تحریفے در کلماتِ قرآنی دافع نشود و در قصائد خواندن شرائط مذکوره متحقق گردد و آں را هم بغرضِ صحیح تجویز نمایندچه مانع ست مخدوما بخاطرِ فقر مے رسد تا سدِّ این باب مطلق نکند بوالهوساں ممنوع

نمی گردند اگراند کے تجویز کردند منجر بہ بسیار خواھد شد قلیلہ یفضی الی کثیرہ قول مشہورست"

(ترجمہ) یعنی "میلاد خوانی کے بارے میں لکھا گیا تھا محض اچھی آواز کے ساتھ قرآن عظیم پڑھنے میں اور حضور اقدس ﷺ کی نعتِ شریف یا اور بزرگانِ دین کی تعریف میں قصیدے پڑھنے میں کیا حرج ہے۔ ناجائز تو یہ ہے کہ قرآنِ عظیم کے حروف میں تحریف وتغییر کر دی جائے اور راگ کے مقامات کی رعایت کا التزام کیا جائے اور آواز کو گانے کے طریقے سے اُتارا چڑھایا جائے اور اس کے ساتھ تالیاں بجائی جائیں جو شعر میں بھی ناجائز ہے (نہ کہ معاذ اللہ تلاوتِ کلام الٰہی میں) اگر اس طرح میلاد شریف پڑھیں کہ کلماتِ قرآنیہ میں کوئی تحریف واقع نہ ہو اور قصائدِ نعت ومنقبت پڑھنے میں راگ کی رعایت اور تالی بجانا نہ ہو اور اس کو غرضِ صحیح کے لیے جائز کہا جائے تو کوئی مانع نہیں۔

میرے محترم! فقیر کے دل میں تو یہ آتا ہے کہ جب تک اس دروازہ کو مطلقاً بند نہ کیا جائے گا اہلِ ہوس باز نہیں آسکتے تھوڑے کو جائز کہنا بہت سے تک پہنچا دے گا۔ قلیلہ یفضی الی کثیرہ یعنی "اس کا تھوڑا اس کے بہت تک لے جاتا ہے۔"

تھانوی صاحب! انصاف سے ملاحظہ فرمائیے (مگر افسوس انصاف تو دین وایمان کے ساتھ پہلے ہی گنگوہی دھرم پر قربان کر چکے ہیں) دیکھئے مجدد صاحب t اس عبارت میں تداعی وتعیین وقیامِ تعظیمی وتداعی وزینت وشیرینی واظہارِ فرحت و سرور وغیرہ کسی امر کو ناجائز و بدعت وحرام نہیں کہا وہ صرف قرآنِ عظیم کی تحریف و

تغییر اور گا گا کر اس کی تلاوت اور تالیاں بجانے کو ممنوع وناجائز فرما رہے ہیں بلکہ اس پوری عبارت سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے زمانہ میں ایسی مجلسیں ملاحظہ فرمائی ہوں گی جن میں قرآنِ پاک، تحریف وتغییر کر کے معاذ اللہ گا گا کر قواعدِ موسیقی کی رعایت کے ساتھ پڑھا جاتا ہوگا۔ اور نعتِ شریف کے اشعار میں تالیاں بجائی جاتی ہوں گی۔ اس کو انہوں نے منع فرمایا اور سَدًّ الْبَابِ الْفِتْنَہ یہ بھی فرما دیا کہ ان مفاسد سے جو مجلس خالی ہو وہ بے شک جائز ہے مگر اس وقت اگر اجازت دی جائے گی تو اہلِ ہوس کو پھر اسی بہانہ سے اسی تحریفِ قرآن اور تَغَنِّی اور تَصْفِیْق کا موقع ملے گا اس لیے مطلقاً روک دینا چاہیے یہ حکم خاص ان کے زمانہ میں تھا اب کہ یہ مفاسد بحمدہ تعالٰی قطعاً بند ہو گئے کہیں بھی مجلس میلاد شریف میں قرآن پاک کو گا گا کر تحریف وتغییر کر کے قواعدِ موسیقی کی رعایت کے ساتھ نہیں پڑھا جاتا۔ نعت شریف کے اشعار میں تالیاں نہیں بجائی جاتیں۔ لہٰذا اب خود مجدد صاحب کے قول سے میلاد شریف یقیناً جائز ومستحسن ثابت ہوا۔ پھر سُن لیجیے جو میلاد شریف تحریف وتغییرِ قرآن اور قواعدِ موسیقی کی رعایت کے ساتھ تلاوت اور تلاوتِ قرآنِ عظیم یا اشعارِ نعت میں تالیاں بجانا ان مفاسد سے پاک ہو وہ مجلس مجدد صاحب کے نزدیک یقیناً جائز ہے۔ اگرچہ اس میں تعیین وتداعی اور زینت و قیامِ تعظیمی وتقسیمِ شیرینی واظہارِ فرحت وسرور وغیرہ سب کچھ ہو کیونکہ مجدد صاحب نے ان امور میں سے کسی بات کو ہرگز ناجائز نہیں کہا۔

تھانوی صاحب! آپ نے دیکھا مجدد صاحب کی عبارت کو آپ کے مدعائے باطل سے ویسا ہی تعلق ہے جیسا ایمان واسلام کو مصنف "حفظ الایمان" سے۔ شرم کیجیے، بھولے بھالے مسلمانوں، سیدھے سادھے سنیوں کو دھوکے نہ دیجیے بزرگانِ دین کی عبارتوں میں شرمناک خیانتیں کر کے، ان پر افترا گڑھ کر،

جھوٹے بہتان باندھ کر، لعنتِ الٰہی کے جام نہ پیجیئے۔ اللہ ایمان دے، حیا بخشے، شرم عطا فرمائے اور اگر اس کو یہ منظور نہ ہو تو مسلمانوں کو آپ کے فتنہ سے بچائے۔

۳- اس کے بعد آپ نے مجلس میلاد شریف کو ناجائز و بدعت و حرام کرانے کے لیے پانچ عبارتیں اور پیش کی ہیں جب مکتوبات جیسی و مُتداول (یعنی مرّوج) کتاب میں آپ کی منچلی طبیعت شرمناک خیانت سے باز نہ رہی ہو تو ان عبارتوں میں معلوم نہیں کیا کیا قطع بُرید کی ہوگی۔ مگر ہم آپ ہی کی مان لیتے ہیں کہ بفرضِ غلط یہ عبارتیں ان منقول عنہا کتابوں میں بعینہا اسی طرح ہیں تو گنگوہی ان کا جواب پہلے ہی دے گیا ہے۔ ملاحظہ ہو کہ "براہینِ قاطعہ" صفحہ ۱۶۲ پر لکھتا ہے:

"اوپر تو مؤلف/تھانوی نے شاہ ولی اللہ/مجدد صاحب تک کے اقوال سے اثبات جواز/ممانعت مجلسِ مولود مروج کا چاہا تھا سو وہ تو اس کے مدعا کا مُثبِت ہرگز نہ ہوا جیسا واضح ہولیا اب علماء عرب کے اقوال سے قیام/ممانعت میلاد کا اثبات کرتا ہے اور یہ علماء مندرجہ معاصر جناب مولانا احمد علی صاحب/شاہ سلامت اللہ صاحب کان پوری کے ہیں نہ ان کو مولانا ممدوح پر تقدمِ زمانی ہے نہ سبقِ علمی هو رجال و نحن رجال کا مضمون ہے اور نہ یہ وجہ حاصل کہ سوائے ایک مولانا احمد علی صاحب/شاہ سلامت اللہ رحمہ اللہ کے سب کا اتفاق استحسان اس قیام/ممانعت میلاد شریف پر بالخصوص ہو کیونکہ ہزار ہا علما اس عصر کے محض منکر اس قیام/مجوز و مثبت میلاد شریف کے ہیں پس ان علمائے مذکورہ کے اقوال کی حجت ہونے کی مؤلف/تھانوی کے نزدیک وجہ یہ ہے کہ وہ عرب کے ہیں۔ اس واسطے مؤلف (تھانوی) ان کو پیش کرتا ہے سو یہ باطل

ہے۔ جس کو حق تعالیٰ علم دیوے وہی عالم معتمد ہے خواہ ہند و عجم میں ہو خواہ عرب میں۔"

(براہینِ قاطعہ صفحہ ۲۶۶، ۲۷۷ مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی)

تھانوی صاحب آپ نے دیکھا جو عبارتیں میلاد مبارک کو آپ نے حرام کرنے کے لیے پیش کیں گنگوہی نے سب رد کر دیں۔

و کفی اللہ المؤمنین القتال و الحمد للہ ذی العزۃ و الجلال.

علامہ ابن الحاج و قاضی شہاب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کی عبارتوں کے متعلق ابھی اور بھی پُر لطف و مزہ دار مباحث باقی ہیں جو جانِ وہابیت پر برقِ الٰہی ہیں لیکن چونکہ ہم کو مختصر کرنا منظور ہے لہٰذا اسی قدر پر اکتفا کرتے ہیں۔

۴- تھانوی صاحب! آپ کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب تھانوی کا ان کے ملفوظات "شمائم امدادیہ" مطبوعہ قومی پریس لکھنؤ کے صفحہ ۲۹ پر ایک واقعہ درج ہے کہ

"جب مثنوی شریف ختم ہوگئی بعد ختم حکم شربت بنانے کا دیا اور ارشاد ہوا کہ اس پر مولانا روم کی نیاز بھی کی جائے گی گیارہ گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھ کر نیاز کی گئی اور شربت بٹنا شروع ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ نیاز کے دو معنی ہیں ایک عجز و بندگی اور وہ سوائے خدا کے دوسرے کے واسطے نہیں ہے بلکہ ناجائز شرک ہے اور دوسرے خدا کی نذر اور ثواب خدا کے بندوں کو پہنچانا یہ جائز ہے لوگ انکار کرتے ہیں۔ اس میں کیا خرابی ہے اگر کسی عمل میں عوارضِ غیر مشروع لاحق ہوں تو ان عوارض کو دور کرنا چاہیے۔ نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے ایسے امور سے منع کرنا

خیر کثیر سے باز رکھنا ہے جیسے قیامِ مولد شریف اگر بوجہ آنے نام آنحضرت ﷺ کے کوئی شخص تعظیماً قیام کرے تو اس میں کیا خرابی ہے جب کوئی آتا ہے تو لوگ اس کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہوجاتے ہیں اگر اس سردارِ دوعالم وعالمیان روحی فداہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمِ گرامی کی تعظیم کی گئی تو اس میں کیا گناہ ہوا۔"

(شمائم امدادیہ صفحہ ۶۸ مطبوعہ کتب خانہ شرف الرشید، شاہ کوٹ، ایضاً، امداد المشتاق صفحہ:۹۱، مطبوعہ اسلامی کتب خانہ، فضل الٰہی مارکیٹ چوک اردو بازار، لاہور)

اور اسی کتاب کے صفحہ ۸۷ پر حاجی صاحب کہتے ہیں کہ

"مولد شریف تمامی اہل حرمین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ کا ذکر کیسے مذموم ہوسکتا ہے البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اختراع کی ہیں نہ چاہئیں۔"

(شمائم امدادیہ حصہ دوم صفحہ ۴۷ مطبوعہ کتب خانہ شرف الرشید، شاہ کوٹ، ایضاً صفحہ ۵۲، ۵۳ مطبوعہ اسلامی کتب خانہ، فضل الٰہی مارکیٹ چوک اردو بازار، لاہور)

دیکھئے ان عبارتوں میں حاجی صاحب نے نیازِ اولیاء کو بھی جائز بتایا۔ قیامِ میلاد شریف کو بھی جائز فرمایا۔ حرمین شریفین میں اس وقت جس طرح تداعی وتعیین کے میلاد شریف ہوتا تھا۔ اس کو بھی مستحسن ٹھہرایا۔ کیوں تھانوی صاحب! آپ نے علامہ ابن الحاج وقاضی شہاب الدین کی جو عبارتیں میلاد شریف کو بدعت وضلالت ٹھہرانے کے لیے صفحہ ۲۱ و ۲۲ پر نقل کی ہیں ان کی رو سے آپ کے پیر صاحب بدعتی، گمراہ، جہنمی ہوئے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

تھانوی صاحب! مسلمانوں کو یوں دھوکے نہ دیجئے کہ ان امور کو واجب وضروری سمجھا جاتا ہے حاشا کوئی مسلمان ایسا نہیں جو ان باتوں میں سے کسی ایک بات کو

بھی فرض وواجب یا ضروری سمجھے۔ بہت جگہ دن کو میلاد شریف ہوتا ہے اگر چراغاں کرنے کو ضروری سمجھا جاتا تو کبھی دن کو محفلِ کریم منعقد نہ کی جاتی، بہت جگہ شیرینی بھی نہیں تقسیم ہوتی، بہت محافلِ طیبہ میں شامیانہ نہیں ہوتا، بہرحال مجلسِ میلاد کریم کے متعلق جس قدر امور کا جواز واستحسان نصوصِ قرآنیہ سے ثابت کیا گیا۔ بعض مجالسِ کریم ایسی بھی ملیں گی جو ان تمام امور سے یکسر خالی ہوں گی۔ مثلاً بعض غریب مسلمان جو استطاعت نہیں رکھتے۔ وہ اپنے گھروں میں میلاد شریف پڑھ لیتے ہیں وہاں نہ تداعی ہوتی ہے نہ گلدستے، نہ شامیانے، نہ شیرینی، نہ گلاب پاشی، نہ پھولوں کی نچھاور، البتہ قیامِ تعظیمی اور صلاۃ وسلام ہر محفل میں ضرور ہے اس لیے کہ میلاد شریف میں قیام نہ کرنا مرتدینِ دیوبند کا شعار ہوگیا ہے اور کفار کے شعار سے اجتناب کرنا واجب ولازم ہے۔ حدیث صحیح میں ہے حضور اقدس سید عالم ﷺ فرماتے ہیں:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ.

(ترجمہ) یعنی "جو شخص کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے وہ اسی قوم میں سے ہے۔"

تو اب اس زمانہ میں قیامِ تعظیمی کرنا (اس لحاظ سے) واجب ہے۔

ذٰلک لتعلموا ان اللّٰہ لا یھدی کید الخائنین.

۵-مزہ دار لطیفہ

امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی اپنی "تقویۃ الایمان"، مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی کے صفحہ ۸ پر لکھتا ہے:

"پیغمبرِ خدا کے وقت میں اپنے بتوں کو کافر بھی اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کا بندہ اور اسی کی مخلوق سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں

مانتی اور نذر و نیاز کرنی ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا ہی ان کا
کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا
بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔"

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ (۱) جو شخص کسی نبی یا ولی کو پکارے وہ ابوجہل کے برابر مشرک (۲) جو شخص کسی نبی یا ولی کو ثواب پہنچانے کی منت مانے وہ ابوجہل کے برابر مشرک (۳) جو شخص کسی نبی یا ولی کی نذر و نیاز کرے وہ ابوجہل کے برابر مشرک (۴) جو شخص کسی نبی یا ولی کو اپنی شفاعت کرنے والا جانے وہ ابوجہل کے برابر مشرک اور حاجی امداد اللہ صاحب مرحوم نے بزرگانِ دین کی نیاز کو جائز بتایا تو وہ تقویۃ الایمانی فتوے سے ابوجہل کے برابر کافر و مشرک ہو گئے اور ابوجہل کے برابر کافر و مشرک کو اپنا پیر بنا کر گنگوہی، نانوتوی، انبیٹھی، تھانوی، چاروں ابوجہل کے برابر......ہو گئے۔ والعیاذ باللّٰہ تعالیٰ۔

تھانوی صاحب! آپ نے دیکھا یہ حضور محمد رسول اللہ ﷺ کا معجزۂ قاہرہ ہے کہ محفلِ میلاد شریف کو شرک و بدعت و حرام کرانے کی شامت نے تقویۃ الایمانی فتوے سے آپ ہی چاروں صاحبوں کو ابوجہل کے برابر...... بنا ڈالا۔ اور آپ چاروں کو اپنا پیر و پیشوا مان کر سارے کے سارے وہابیہ دیوبندیہ بھی دیوبندی دھرم پر ابوجہل کے برابر......ہو گئے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

وہابیو، دیوبندیو! اب یا تو "تقویۃ الایمانی دھرم" کو چھوڑ کر سچے پکے سنی مسلمان بن جاؤ۔ مجلس میلاد شریف کے جائز و مستحسن و ثواب ہونے پر ایمان لاؤ یا اپنے اکابر کو اور ان کے ساتھ اپنے آپ اور جملہ اصاغر کو ابوجہل کے برابر ٹھہراؤ۔
و کذلک العذاب و لعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون. و ھذا

اخر ما اردنا نقله من الكتاب المستطاب المسمى بالاسم التاريخى "ارشاد الاخيار" (۱۳۴۹ھ) والصلاة والسلام على سيد الابرار و اله الاطهار و اصحابه الاخيار و علينا و على جميع اهل سنة و جماعته الى يوم القرار و اخر دعوانا ان الحمد لله العزيز الجبار. فقط

(منقول از اخبار الفقیہ امرتسر ۲۸/۲۱ جون ۱۹۳۲ء)

عید میلاد النبی کو روشنی کرنا مستحسن ہے

سوال: میلاد النبی کے جلسہ میں جہاں ایک لائٹ سے کام چل سکے وہاں دس لائٹ لگانا یا اس سے زیادہ روشنی کرنا کیا فضول خرچی ہے؟ بینوا توجروا

الجواب: جو چیز ضرورت سے زیادہ ہو اسے فضول خرچی اور اسراف کہہ دینا جاہلوں کا شیوہ اور وہابیوں دیوبندیوں کا طریقہ ہے۔ شے کے پانچ درجے ہیں۔ (۱) ضرورت (۲) حاجت (۳) منفعت (۴) زینت (۵) اسراف۔ جو چیز ضرورت سے زیادہ ہو وہ حاجت میں اور جو حاجت سے بھی زیادہ ہو وہ منفعت میں اور جو منفعت سے بھی زیادہ ہو وہ زینت میں محسوب ہوتی ہے۔ البتہ جو چیز زینت سے بھی خارج ہو ہوا اسراف ہے۔ دیوبندیوں وہابیوں کو جلسہ میلاد النبی کی شان و شوکت پھوٹی آنکھوں نہ بھائی جھٹ اسراف کہہ دیا، یعنی دیو کے بندے جاہل اجہل بلکہ ابوجہل بن جائیں تو ٹھیک مگر مصطفیٰ پیارے ﷺ کے جلسہ میلاد کی زیب و زینت نہیں دیکھی جاتی۔ دیو کے بندوں سے کہو کہ ناف سے گھٹنے تک ستر عورت فرض ہے جو ضرورت میں داخل ہے، انکو چاہئے کہ ناف سے گھٹنے تک چھپائیں اور باقی سارا جسم کھلا رکھیں کیوں کہ اس سے زیادہ چھپانا ضرورت سے

زیادہ چھپانا اور فضول خرچی ہے۔ ابھی ابھی پتہ چل جائے گا کہ ان بے دینوں کا فتویٰ اپنے لئے تھوڑا ہی ہے۔ وہ تو صرف شان مصطفیٰ ﷺ ہی گھٹانے کے لئے ہے۔ میلاد مصطفیٰ کے جلسہ میں عمدہ فرش بچھانا، روشنی کرنا، قسم قسم کی آرائشوں سے محفل مبارک کو آراستہ کرنا، زینت ہے، زینت حرام و ناجائز نہیں بلکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُل من حرم زینة اللهِ التی اخرج لعباده تم فرمادو کس نے حرام کی وہ زینت جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے نکالی۔ بنص قرآنی ثابت ہوا کہ زینت جائز ہے، اگرچہ ضرورت سے زائد ہو۔ وللہ الحمد۔ دیابنہ ملاعنہ کے ناپاک قلوب میں سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی عداوت تو ملاحظہ ہو کہ امام الدیابنہ گنگوہی صاحب سے جب سوال ہوا کہ بیوی کو کانچ کی چوڑیاں پہنانا جائز ہے یا نہیں تو لکھ دیا کہ جائز ہے اور جھٹ یہی آیۃ کریمہ پڑھ دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُل من حرم زینة اللهِ التی اخرج لعباده (دیکھو فتاوی گنگوہیہ) اس وقت فضول خرچی سوجھی نہ ضرورت سے زیادہ ہونا سوجھا۔ نہ بدعت وضلالت نظر آیا اور نظر کیسے آتا یہاں تو بیوی کا ڈر لگا ہوا تھا کہ بیوی صاحبہ ناراض ہو جائیں گی اور ہزار فرمائشیں سناڈالیں گی۔ مگر محمد رسول اللہ ﷺ کی ولادت مبارکہ کی مجلسوں کے لئے نہ وہ آیت سوجھی نہ وہ استدلال۔ جھٹ فضول خرچی واسراف وبدعت وناجائز وحرام وضلالت وغیرہ وغیرہ لکھ مارا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر ابوطاہر محمد طیب صدیقی قادری غفرلہ

تصنیفات

مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمہ داناپوری ثم پیلی بھیتی

نمبر	نام	نمبر	نام
۱	مقالات طیب (اول دوم)	۲	جمعہ کی اذان ثانی اور مسئلہ اقامت
۳	اقوم البیان	۴	نعرۂ حقانیت
۵	رسالۂ علم غیب	۶	قہر خداوندی
۷	برق الملفوظ	۸	سنان قادری
۹	توضیح حق وہدیٰ	۱۰	حاتم اصم کے وصایائے مقدسہ
۱۱	مسلمانوں حق وباطل کو پہچانو (اول دوم)	۱۲	العضوب السنیہ
۱۳	صمصام المدینہ	۱۴	معراج شریف کا مختصر بیان
۱۵	عید میلاد کا ثبوت	۱۶	قبر پر اذان کا ثبوت
۱۷	تجانب اہل السنة	۱۸	داڑھی کے احکام
۱۹	مشرقی کا غلط مذہب (آٹھ قسطیں)	۲۰	پیغام معراج (تین حصے)
۲۱	الحکم والرحمہ فی اذان الجمعہ	۲۲	مناظرۂ ادری
۲۳	مناظرہ ملتان	۲۴	حکم شریعت
۲۵	خدمت خلق اور ترقی کا راز	۲۶	فتاویٰ طیب (زیر ترتیب)
۲۷	اکمال الیقین	۲۸	بیاض قادری

ملنے کا پتہ:

موسسۂ مراۃ الدعوۃ الاسلامیہ

گلڑیا سکولہ، پیلی بھیت شریف یو پی پن کوڈ 262001
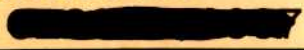
حامداً و مصلیا
عظمت اسلام و مسلم صرف قربانی میں ہے
اے مسلماں سن یہ نکتہ درسِ قرآنی میں ہے
اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے
جس کے ذمہ قربانی کرانا واجب ہے اور قربانی نہ کرائے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ (مفہوم حدیث)
کیا آپ پر قربانی کرانا واجب ہے ؟
اگر ہاں
تو ہر سال کی طرح اس سال بھی آپ کے محبوب ادارے
موئسسہ مرأۃ الدعوۃ الاسلامیہ کی جانب سے
اجتماعی قربانی کا انتظام کیا جارہا ہے
حصہ کے خواہشمند حضرات مندرجہ ذیل پتے پر رابطہ قائم کریں۔
اور کلی اختیار کے ساتھ *-/1800 روپے فی حصہ عنایت فرمائیں۔
رابطہ کریں
محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی 09719703910
SBI, Branch Jahanabad, Pilibhit
Branch Code SBIN 0003469
Abdul Rashid-A/c. No.
منجانب: موئسسہ مرأۃ الدعوۃ الاسلامیہ گلڑیا سکولہ، پیلی بھیت (یوپی)
CONTACT OFFICE
MIR-ATUDDAWATIL ISLAMIA
GULARIA SAKOLA, PILIBHIT (U.P.) 262001
design by
Athar Khan Noori
9319608197